REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ ہجرت ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ربوہ ۱۹ مئی بوقت پونے آٹھ بجے صبح

کل دوپہر سے شام تک حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؎

پاکستان کا نیا آئینی نظام جولائی ۱۹۶۲ء تک نافذ ہو جائے گا

عام انتخابات اگلے سال مارچ میں ہونگے ۔ وزیر قانون کا بیان

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگلے سال مارچ میں نئے آئین کے ماتحت انتخابات کرائے جا سکیں گے۔ اور نیا نظام جولائی ۱۹۶۲ء تک قائم کر دیا جائے گا۔ وزیر قانون نے راولپنڈی سے ڈھاکہ جاتے وقت بتایا کہ کابینہ کی سب کمیٹی کا اجلاس غالباً راولپنڈی میں ہوگا۔ وہ کوئی وقت ضائع کئے بغیر اپنا کام جاری رکھے گی۔ آپ نے بتایا کہ جب صدارتی کابینہ اپنی سب کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں آئین کمیشن کی سفارشات کی قطعی منظوری دے دے گی۔ تو آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام بلا تاخیر شروع کر دیا جائے گا ؎

ضلع باقرگنج میں کم از کم ایک ہزار افراد ہلاک ہوئے

ڈھاکہ ۱۹ مئی۔ نومئی کو مشرقی پاکستان کے بعض اضلاع جس خوفناک طوفان کی زد میں آئے تھے۔ اس میں باقرگنج کے ضلع کو سخت جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس ضلع میں کم از کم ایک ہزار اشخاص ہلاک ہوئے اور کئی ہزار بے خانماں ہو گئے۔ ساحلی علاقوں سے نقصانات کی اطلاعات اب تک موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے جانی اور مالی نقصانات کی شدت کا پتہ چلتا ہے۔ نقصانات کے اعداد و شمار ابھی سرکاری طور پر جمع کئے جا رہے ہیں۔ اور پرسوں تک نقصانات کی پوری تفصیل معلوم ہو سکے گی ؎

نئے عائلی قوانین اگلے مہینے نافذ ہونگے

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کے شادی بیاہ کے نئے قوانین کا آرڈیننس اگلے ماہ سے نافذ کر دیا جائے گا۔

امریکہ کو کاسترو کی پیشکش

ہوانا ۱۹ مئی۔ کیوبا کے وزیر اعظم ڈاکٹر فیدل کاسترو نے امریکہ کو یہ پیشکش کی ہے کہ وہ پانچ جنگی قیدیوں کا پانچ سو امریکی بلڈوزروں یا ٹریکٹروں کی ایک معمولی تعداد سے عوض تبادلہ کرے۔ فیدل کاسترو کی افواج نے گزشتہ اپریل میں کیوبا پر حملہ کے دوران پانچ سو باغیوں کو قیدی بنا لیا تھا

صدر ایوب کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۹ مئی۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کراچی پہنچے۔ وہ چار دن تک یہاں قیام کریں گے۔ کراچی میں اپنے قیام کے دوران صدر ایوب امریکہ کے نائب صدر مسٹر انڈن جانسن سے ملاقات کریں گے جو ہفتہ کے روز یہاں پہنچ رہے ہیں ؎

قربانیوں کی رقوم وصول ہو رہی ہیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عید الاضحی جو قربانیوں کی عید ہے بہت قریب آگئی ہے۔ یہ عید مومنوں کو اپنی جان اور اپنی اولاد اور مال کی قربانی کا سبق دیتی ہے۔ اور اسی سبق کی یاد دہانی کے لئے سنت ابراہیمی کے مطابق ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس موقعہ پر سچے مسلمانوں کو جانوروں کی قربانی کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کے دلوں میں خدا کی خاطر اور قوم کی خاطر موقعہ آنے پر قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور ترقی کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس مسلمان کو اس کی طاقت ہو وہ ضرور قربانی دے۔ مگر یہ رعایت رکھی ہے کہ سارے گھر کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہو سکتی ہے۔ بکرے یا چھترے کی صورت میں ایک جانور قربان کیا جائے گا۔ اور گائے کی صورت میں سات آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے ؎

پس جو دوست میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں انہیں بلا توقف ۳۵ روپے فی بکرا یا چھترا کے حساب سے رقم بھجوا دینی چاہیئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کی اس ظاہری قربانی کو ان کے نفوس کی باطنی قربانی اور ان کے مالوں کی تطہیر کا موجب بنا دے۔

آمین یا ارحم الراحمین ۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۵/۶۱

جنوبی کوریا میں فوجی حکومت مستحکم ہو گئی

سیئول ۱۹ مئی۔ جنوبی کوریا میں ڈاکٹر جون چانگ کی حکومت نے استعفیٰ دے دیا۔ اور اس طرح انقلابی کمیٹی نے اپنا ایک اور بڑا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ اب جنوبی کوریا میں فوجی حکومت مستحکم ہو گئی ہے

طیارہ کے حادثہ میں چار روسی جرنیل ہلاک

ماسکو ۱۹ مئی۔ روسی نیوز ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق طیارہ کے حادثہ میں چار روسی جرنیل اور ایک کرنل ہلاک ہو گئے ہیں ؎

وزارت قانون راولپنڈی میں

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے بتایا کہ اگلے مہینے وزارت قانون راولپنڈی میں منتقل ہو جائے گی ؎

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ تعالیٰ ۲۸ مئی بروز اتوار صبح کے وقت کالج ہال میں منعقد ہوگا گزشتہ سال تعلیم الاسلام کالج سے بی اے بی ایس سی امتحانات پاس کرنے والے طلباء اسناد لینے کے لئے ایک روز قبل ساڑھے پانچ بجے شام ریہرسل میں شریک ہوں۔ اسی طرح انعامات لینے والے طلباء بھی ریہرسل میں حاضر ہوں۔ گاؤن اور ہُڈ امیدوار خود ہمراہ لاویں گے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر ۔۔۔ [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مئی ۶۱ء

حکومت اور تبلیغ عیسائیت کا سدّباب

ایک اخبار میں حسب ذیل ادارتی نوٹ شائع ہوا ہے:۔

"عیسائیت کا سدّباب

ہم نے ۲۳ اپریل کی صحبت میں عیسائیت کے موضوع پر اظہار رائے کرتے ہوئے وہ تدابیر بھی درج کی تھیں جو سید محمد جمیل صاحب نے عیسائیت کے سدّباب کے لئے اپنے پراز معلومات اور مفید مضمون میں پیش کی تھیں۔ ان میں سے دو تجاویز سے معاصر حمایت اسلام نے اختلاف کیا ہے۔

معاصر لکھتا ہے کہ:۔

"ان میں سے پہلی تجویز تو یہ ہے جس میں تمام مشنری تعلیم گاہیں اور ہسپتال ضبط کر لینے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں موجودہ رواداری اور روشن خیالی کی دنیا میں اس قسم کا اقدام کسی طرح بھی مناسب نہیں"۔

افسوس ہے کہ معاصر نے تجویز کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"تمام اجنبی مشنری تعلیم گاہیں اور ہسپتال فوراً حکومت کی تحویل میں لے لئے جائیں اور انہیں یا تو پاکستانی اسٹاف کے ذریعہ سے چلایا جائے یا پھر ان کے لئے اگر ضرورت ہو تو غیر ملکی ماہرین کی خدمات خود حکومت عارضی طور پر حاصل کرے۔

یعنی تجویز "ضبط کر لینے" کی نہیں، بلکہ تحویل میں لینے کی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح ملکی اوقاف کو حکومت نے تحویل میں لے لیا ہے اور پھر سوال ان کو بند کرنے کا نہیں بلکہ انہیں پاکستانی اسٹاف کے ذریعہ چلانے کا ہے یعنی صرف "اجنبی" اسٹاف کو خارج کیا جائے یہ وہ اقدام ہے جو ہندوستان جیسی سیکولر حکومت نے بھی کیا ہے۔ دوسری تجویز جس سے حمایتِ اسلام نے اختلاف کیا ہے وہ "ان لوگوں کو دوبارہ مسلمان بنانے کے لئے فوری تدابیر عمل میں لانے" کی ہے جو اس عرصہ میں عیسائی ہو چکے ہیں۔ اس سے اختلاف بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں "جبر" کا کوئی اشارہ موجود نہیں۔ خواہ مخواہ جبر کا مفہوم داخل کرنا ضرورت سے زیادہ روشن خیالی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ عیسائی ہوئے ہیں وہ کسی ذہنی یا اقتصادی تبدیلی کے باعث نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور اپنی مجبوری اور جہالت کی بناء پر۔ ورنہ کیا یہ بات بقائمی ہوش و حواس تسلیم کی جا سکتی ہے کہ کوئی شخص ترک اسلام کر کے عیسائی ہو جائے وہ ملحد، منکر خدا اور کافر مطلق تو ہو سکتا ہے لیکن ایک خدا کی بجائے تین خداؤں کے وجود کا عقیدہ کس طرح اختیار کر سکتا ہے۔

بہرحال دونوں تجویزیں کسی اخلاقی اصول کے خلاف نہیں ہیں۔ ان میں مین میخ نکالنے کی بجائے حکومت کو مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ عیسائیت کے سدباب کے لئے فوری قدم اٹھائے۔ ایک ایک شخص جو اسلام سے منحرف ہو کر عیسائی ہوا ہے اس کی ذمہ داری عند اللہ بڑی شدید ہے۔"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاکستان کی حکومت صدر اول کی اسلامی حکومت سے زیادہ اسلامی ہے جس کو یہ مشورہ دیا جانا چاہیئے کہ وہ عیسائیت کے سدباب کے لئے فوری قدم اٹھائے اور جو مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں انکو فوری طور پر مسلمان بنانے کا انتظام کرے۔ یہ کہنا کہ اس میں جبر سے مسلمان بنانے کا مشورہ نہیں ...... یہ کام حکومت کا ہے یا علماء کا کہ وہ تبلیغ سے ایسا کریں؟

اسلام سے پہلے مدینہ کے رہنے والے اپنے بچوں کو بطور منت کے یہودی بنا دیا کرتے تھے جس طرح آج بھی یا ماضی میں شاہ دولہ کے مزار پر بچے چڑھائے جاتے تھے۔ جب یہودیوں کے اخراج کا وقت آیا تو سوال پیدا ہوا کہ ایسے بچوں کا کیا کیا جائے۔ یہودیوں کے پاس رہنے دیا جائے یا انہیں واپس لے لیا جائے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں یہی فیصلہ کیا تھا کہ "لا اکراہ فی الدین"۔

نوٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ دونوں تجویزیں کسی اخلاقی اصول کے خلاف نہیں ہیں۔ اس کا پتہ تو اس وقت چل سکتا ہے جب مثلاً برطانوی حکومت برطانوی مسلمانوں کے متعلق اختیار کرے یعنی اپنے ملک کے تمام اسلامی اداروں کو اپنی تحویل میں لے لے اور جو عیسائی مسلمان ہو رہے ہیں ان کو دوبارہ عیسائی بنانے کے لئے اپنی مشینری کو استعمال کرنا شروع کر دے۔

ربوہ میں میرا ذاتی مکان

دوستوں سے دعا کی درخواست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اس وقت تک میں ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ایک مکان میں کرایہ دار کے طور پر رہتا تھا مگر میرے دل میں ایک عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ خدا توفیق دے تو اپنا مکان بنانا چاہیئے۔ کرایہ کے مکان میں رہتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر کے ماتحت ہمیں ہجرت کے امتحان میں ڈالا لیکن اگر میں نے ہجرت کا زمانہ کرایہ کے مکان میں ہی گزار دیا اور گویا ہر وقت پا در رکاب رہا تو میں نے درحقیقت ہجرت کے امتحان کو قبول نہیں کیا۔ پس میں نے خیال کیا کہ خدائی تقدیر کو قبول کرنے کا یہ ضروری تقاضا ہے کہ جب بھی توفیق ملے (اور توفیق بہرحال لازمی شرط ہے کیونکہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا) پر اپنا مکان بنا کر خدا کی تقدیر کو عملاً قبول کرنے والا بن جاؤں۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد خدائے مسبب الاسباب نے مجھے توفیق عطا کی ہے اور میں نے ربوہ میں اپنا مکان بنا لیا ہے۔

یہ مکان جس کا میں نے نیک فال کے طور پر قرآن مجید کے الفاظ میں اَلْبُشریٰ نام رکھا ہے محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں واقع ہے اور میں اپنے اس مکان میں ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء کے دن جو حسن اتفاق سے میری پیدائش کا بھی دن ہے منتقل ہو گیا ہوں فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کو میرے لئے اور میری رفیقہ حیات ام مظفر احمد کے لئے اور میری اولاد کے لئے اور میرے نئے ہمسایوں کے لئے اور تمام ربوہ کیلئے دین و دنیا میں مبارک کرے اور ہم سب کو اپنے فضل و رحمت کے ابدی سایہ میں رکھے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

میں نے اس مکان کی تعمیر میں اپنی حیثیت اور اپنے مذاق سے کچھ زیادہ خرچ کر دیا ہے۔ کیونکہ مجھے خیال آیا کہ اب خدا کے فضل سے جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی اور وسعت حاصل ہو رہی ہے اس لئے مکان ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں حسب ضرورت اور حسب حالات جماعت کے دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت معززین بھی ٹھہر سکیں۔ اسی لئے مکان کی رہائش کی ابتداء میں نے بعض مہمانوں کو ٹھہرانے سے کی ہے۔

اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گو کئی باتوں میں برکت اور نحوست کا پہلو ہوتا ہے لیکن تین چیزوں میں یہ متقابل پہلو خصوصیت سے زیادہ نمایاں صورت میں پایا جاتا ہے ایک شادی دوسرے مکان اور تیسرے سواری۔ سو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ میں اس بارے میں اپنے احباب سے خاص دعا کی گزارش کر رہا ہوں۔ وانما الاعمال بالنیات وارجوا من اللہ خیراً۔

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۶۱ء

رئیس المنافقین ـــ عبداللہ بن ابی

عبداللہ بن ابی مدینہ کا ایک بڑا رئیس تھا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدینہ میں ورود سے عین پہلے اہل مدینہ کے دونوں بڑے قبائل ایک طرح سے فیصلہ کر چکے تھے کہ اس کو اپنا سردار مقرر کر لیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ مدینہ کا بادشاہ بن جاتا۔ اور اس کی تاجپوشی کی گویا تیاری ہو چکی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کی دعوت پر مدینہ پہنچے تو حالات بالکل پلٹا کھا چکے تھے اور عبداللہ بن ابی کی خواہشات پر اوس پڑ گئی۔ اہل مدینہ کے دونوں قبائل نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور عملاً اسلام کا مدینہ میں دور دورا ہو گیا۔ ایسی حالت میں عبداللہ بن ابی کو مجبوراً اپنے ہم وطنوں کے رجحان کے آگے جھکنا پڑا اور وہ بادل نخواستہ بظاہر مسلمان ہو گیا۔ لیکن اسکے دل میں اسلام کی طرف سے کینہ ایسا بیٹھا کہ مرتے دم تک

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

بائبل کے جدید ایڈیشن پر ایک نظر

از محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

پہاڑوں پر برف گرتی ہے وہ کتنی صاف اور شفاف ہوتی ہے۔ آسمان سے پانی برستا ہے وہ کتنا مصفیٰ اور ہر بیرونی آلائش سے پاک ہوتا ہے۔ وہی پانی بلندیوں سے میدانوں کی طرف آتا ہے تو اس میں گرد و غبار اور آلائش ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس گدلے پانی کو شفاف کر کے ہم استعمال میں لاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ پانی کی صفائی کا یہ عمل برا ہے ؟

انیسویں اور بیسویں صدی کے عیسائی علماء مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب مقدس کے قدیم نسخوں کے پیش نظر اس میں ترمیم و اصلاح کا عمل برابر جاری رکھا۔ ان کی رات دن کی کوشش یہ تھی کہ کتاب مقدس سے بیرونی عنصر کو نکال دیا جائے اور خدا کا کلام یا خدا کا کلام سننے والوں کی تحریریں اپنی صحیح شکل میں دنیا کے سامنے آجائیں۔

عیسائی علماء کی پہلی کوشش کتاب مقدس کے ترمیم شدہ ترجمہ کی صورت میں ۱۸۸۱ء میں منظر عام پر آئی۔ ۱۶۱۱ء میں مصدقہ ایڈیشن کی صورت میں جو ترجمہ پونے تین سو سال سے عالم عیسائیت میں مروج تھا۔ اس سے انہوں نے جگہ جگہ اختلاف کیا۔ کیونکہ اس دوران میں بائیبل کے صحائف پر تحقیقات بہت آگے بڑھ چکی تھی۔ اور بہت سے قدیم نسخے آثار قدیمہ سے مل چکے تھے۔ جن کے پیش نظر کتاب مقدس کے متن میں ترمیم و اصلاح کو ضروری سمجھا گیا۔ تقریباً پچاس سال بعد اس ترمیم شدہ ترجمہ میں مزید اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ چالیس پروٹسٹنٹ فرقوں کی نمائندگی کرنے والی امریکن سٹینڈرڈ بائیبل کمیٹی نے مشہور و معروف بائیبل سکالرز اور اساتذہ فن کی نگرانی میں بائیبل کے ترجمہ پر نظر ثانی کی اور قدیم نسخوں کے پیش نظر جو آیات متن انجیل کا حصہ نہیں تھیں۔ ان کو متن سے خارج کر دیا گیا۔ انگریزی زبان میں تین سو سال کے عرصہ میں تبدیلی آچکی ہے۔ اس تبدیلی کو بھی انہوں نے ترجمہ کرتے وقت ملحوظ خاطر رکھا۔ نئے اور پرانے عہد نامہ کا یہ ترجمہ ۱۹۴۶ء اور ۱۹۵۲ء میں ترمیم شدہ معیاری ایڈیشن کے نام سے شائع ہوا۔ اور ساری دنیا میں بہت مقبول ترجمہ سمجھا گیا۔ پچاس لاکھ سے زائد نسخے اس ترجمہ کے فروخت ہو چکے ہیں۔ بایں ہمہ اس ترجمہ کو چرچ آف انگلینڈ کی سرپرستی حاصل نہ تھی۔ کیونکہ یہ ترجمہ امریکن بائیبل کمیٹی نے شائع کیا۔

آج سے پندرہ سال پہلے چرچ آف انگلینڈ اور برطانیہ کے دوسرے مشہور چرچوں کی طرف سے بائیبل پر نظر ثانی کرنے کے لئے دنیا کے بہترین محققین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ماہ حال میں نئے عہد نامہ (انجیل) کا ترجمہ "نیو انگلش بائیبل" کے نام سے شائع کیا ہے۔ چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے اس کے کئی لاکھ نسخے فروخت ہو گئے۔ اس ترجمہ کو پراٹسٹنٹ دنیا کی پوری حمایت حاصل ہے۔ انجیل کا یہ تازہ ایڈیشن زبان کے لحاظ سے بہت سادہ اور سلیس ہے کوشش کی گئی ہے کہ یونانی زبان کا موجودہ انگریزی زبان میں وہ مفہوم پیش کیا جائے جو کہ سینکڑوں سال کی تحقیقات کا نچوڑ ہے۔ پہلے تراجم کی روش سے قطع نظر کہ ہر یونانی لفظ کا مترادف انگریزی میں تلاش کیا جاتا تھا۔ اس ترجمہ میں ماڈرن انگلش میں یونانی متن کا اولین مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ میرے سامنے ہے۔ اس کی چند ایک خصوصیات جو کہ متن میں تبدیلی یا ترمیم و اصلاح سے تعلق رکھتی ہیں۔ قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں ؛

سب سے پہلے یہ امر پیش نظر رکھئے کہ انجیل کے تقریباً ۵ ہزار نسخے جو دوسری صدی سے لے کر چودھویں صدی تک سے تعلق رکھتے ہیں مل چکے ہیں۔ ان نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے انجیل کے متن میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی۔ یہ نسخے یونانی، لاطینی، سریانی، قبطی اور آرمینی وغیرہ زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان نسخوں سے جب انجیل کے موجودہ متن کا مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تقریباً ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات متن میں بعد میں داخل کر دی گئیں۔ جن کی نشاندہی ۱۸۸۱ء کے ترمیم شدہ ترجمہ میں کر دی گئی تھی۔ بعد کے تراجم میں ان آیات کو اصل متن سے حذف کر دیا گیا۔ ان کے نیچے حاشیہ میں نوٹ دے دیا گیا۔ کہ بعض قدیم نسخوں میں یہ عبارات شامل نہیں ہیں۔ باوجودیکہ ان میں سے بعض آیات میں عیسائیت کے بنیادی عقائد پیش کئے گئے تھے۔ عیسائی علماء نے کمال دیانت داری سے قدیم نسخوں کے اختلافات قرون اولیٰ میں متن کے تغیر و تبدل اور تحریف و الحاق کو انجیل کے حواشی میں واضح کر دیا ہے۔

انجیل کے نئے ایڈیشن میں بھی اس قسم کی بیشتر ترمیمات کو قبول کر کے ساری پراٹسٹنٹ دنیا نے یہ مان لیا ہے کہ قدیم نسخوں کے مستند متن میں یہ آیات مختلف فیہ ہیں۔ زیادہ تر متن کا حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ بعد کا اضافہ ہے۔ اس قسم کی آیات نئے ایڈیشن کے متن سے حذف کر دی گئیں یا ان کے نیچے نوٹ دیا گیا کہ

(۱) یہ عبارات مستند اور قدیم نسخوں میں شامل نہیں

(۲) بعض میں شامل ہیں بعض انہیں درج نہیں کرتے۔

(۳) کچھ نسخے انہیں مختلف صورتوں میں پیش کرتے ہیں۔ انجیل مرقس اور لوقا کا آخری ورق قرون اولیٰ کے تغیر و تبدل کی بہترین مثال ہے۔

انجیل مرقس کی آخری بارہ آیات میں عیسائیت کے بنیادی عقائد پیش کئے گئے۔ مثلاً حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد زندہ ہو گئے۔ آسمان پر چلے گئے۔ اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں۔ آثار قدیمہ سے ملنے والے نسخوں میں سے بیشتر نسخے ان آیات کو شامل نہیں کرتے۔ بعض میں مرقس ۱۶/۹ پر "ختم شد" لکھا ہے۔ یہ بارہ آیات درج نہیں۔ ایک نسخہ آرمینیا سے ملا ہے۔ جن میں ان بارہ آیات کی بجائے ایک مختصر عبارت درج ہے۔

انجیل کے نئے ایڈیشن میں ان بارہ آیات پر یہ نوٹ دیا گیا کہ قدیم ترین نسخوں میں یہ درج نہیں ہیں۔ بعض نسخوں میں اس کی بجائے ایک مختصر عبارت درج ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح نے خود اپنے شاگردوں کی معرفت مشرق و مغرب میں اپنے پیغام کو پہنچایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اب یہ عبارت نئے ایڈیشن کے متن میں شامل کر لی گئی ہے۔

اسی طرح انجیل لوقا کے آخر میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح اپنے شاگردوں کو برکت دینے کے بعد آسمان پر اٹھائے گئے اور شاگرد آسمان پر جاتے ہوئے آپ کے سامنے سجدہ ریز تھے۔ چونکہ مستند اور قدیم نسخوں میں صعود مسیح کا یہ واقعہ درج نہ تھا۔ اس لئے نئے نسخہ کے متن سے اس بیان کو خارج کر دیا گیا۔

ایک دلچسپ تبدیلی عیسائیوں کی روزانہ کی دعا میں کی گئی ہے۔ یہ مختصر دعا متی باب ۶ میں درج ہے۔ دعا کا آخری جملہ یہ ہے :-

"کیونکہ بادشاہی قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں آمین" (متی ۶/۱۳)

یہ الفاظ چونکہ مستند نسخوں میں نہیں ہیں۔ اس لئے نئے ایڈیشن کے متن میں سے نکال دیئے گئے ہیں۔ عیسائیوں کی روزانہ کی دعا اب پہلے سے مختصر ہو گئی ہے۔

۱۶۱۱ء کی بائیبل کے مصدقہ ترجمہ میں الوہیت مسیح اور تثلیث فی التوحید کی تائید میں بعض آیات درج تھیں جو کہ اب متن سے خارج کر دی گئیں۔ یا ان میں ضروری تبدیلی

دارالافتاء ربوہ

جمعہ و عید کا اجتماع

اگر عید جمعہ کے روز ہو اور عید کی نماز ادا کی جائے تو جمعہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اب مرکز میں اسی فیصلہ کے مطابق عمل ہوتا ہے۔ اس تخفیف کی بنیاد یہ ہے کہ

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے زمانہ میں عملاً ایسا ہوا نیز آپ نے فرمایا عید میں شامل ہونے والے اگر چاہیں تو جمعہ نہ پڑھیں۔

(۲) عید پر دور دور سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ انہیں عید کی مصروفیات کے بعد نماز کے بعد واپس گھر جانا ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے لوگ بھی یہ دن بڑا مصروف گزارتے ہیں۔ اگر انہیں دوبارہ جمعہ کے لئے بھی آنا پڑے۔ تو یہ امر حرج اور تکلیف کا موجب ہوگا۔ لہذا ایسی صورت میں شریعت نے سہولت اور تخفیف کے پہلو کو پسند کیا ہے۔

(۳) حدیثوں سے ثابت ہے کہ ضرورت کے پیش نظر جمعہ کی نماز دوپہر سے پہلے یعنی چاشت کے وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ گویا یہ وقت جمعہ کے لئے وقت ضرورت ہے۔ پس وقت کے اس اتحاد کی بناء پر عید اور جمعہ کی نماز میں ضم اور تداخل کی صورت میسر آسکتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے قائمقام ہو سکتی ہے۔ اس بارہ میں پہلے بھی الفضل میں مفصل دلائل دارالافتاء کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے زیادہ تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(مفتی سلسلہ)

کر دی گئی ہے یوحنا حواری کے خط اوّل میں لکھا ہوا تھا:

"کیونکہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ کلام (یعنی مسیح) اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں" (یوحنا ۱ ۵/۸)

تثلیث فی التوحید کی تائید میں ساری انجیل میں یہی آیت تھی۔ جو کہ بائیبل کے تازہ تراجم میں اب شامل نہیں۔ اسی طرح انجیل یوحنا کے شروع میں لکھا تھا کہ "کلام یعنی مسیح خدا ہے" موجودہ ایڈیشن میں اس فقرہ کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پولوس رسول کے ایک خط میں جو کہ رومیوں کے نام ہے لکھا ہے۔ "مسیح جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے (رومیوں ۹/۵) نئے ایڈیشن میں مسیح کی بجائے یہ الفاظ خدا تعالےٰ کی طرف نسبت دیئے گئے۔ خط رومیوں میں ہے۔ "ہم مسیح کے تختِ عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے (۱۴/۱۰) نئے تراجم میں مسیح کی جگہ خدا ہے۔ اسی طرح اعمال الرسل میں لکھا ہے "خدا نے خاص اپنے خون سے کلیسیا کو مول لیا" (اعمال ۲۰/۲۸)

نئے ایڈیشن میں خدا کی بجائے لارڈ ہے یعنی مسیح نے اپنے خون سے کلیسیا کو مول لیا۔ مزید برآں جن مقامات میں خدا تعالےٰ اور "خداوند یسوع" میں فرق نہیں کیا گیا تھا ان میں اب واضح فرق موجود ہے۔ انجیل یوحنا میں ایک بدکار عورت کی کہانی درج ہے وہ کہانی جس میں حضرت مسیح کا وہ مشہور فقرہ ہے "جو تم میں بے گناہ ہو وہی اسے پتھر مارے" یہ واقعہ ۱۲ آیات پر مشتمل ہے۔ اس کہانی کو ساتویں اور آٹھویں باب سے خارج کر کے انجیل کے آخر میں الگ طور پر دے دیا گیا ہے اور نیچے حاشیہ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ بعض قدیم نسخوں میں یہ کہانی درج نہیں بعض میں مختلف جگہ پر درج ہے۔ بعض نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ کہانی انجیل یوحنا کی بجائے لوقا میں ملتی ہے۔

حضرت مسیح نے صلیب سے پہلے جو دعوتِ عشائے ربانی منعقد کی اس میں آپ کی طرف مندرجہ ذیل کلمات منسوب ہیں:۔

"یہ روٹی میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لئے یہی کرو اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ لے یہ کہہ کر دیا۔ کہ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے" (لوقا ۲۲/۲۰)

یہ عبارت متن سے نکال دی گئی ہے۔ اور حاشیہ میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ کچھ قدیم نسخوں میں یہ شامل ہے۔ لیکن مختلف دوسرے بعض نسخے اس عبارت کو درج نہیں کرتے۔ بعض اس کا ایک حصہ دیتے ہیں

الغرض کم و بیش ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات کو محلِ نظر سمجھا گیا۔ اور ان کو متن سے حذف کیا گیا یا نسخوں کے اختلافات کے متعلق نوٹ دیئے گئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج سے چار سو سال پہلے جس شخص نے بائیبل کا پہلا انگریزی ترجمہ شائع کیا یعنی ولیم ٹائن ڈیل۔ اس کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔ اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے کتاب مقدس کے مطالب کو انگریزی میں پیش کر کے مسخ کر دیا ہے۔ اکتوبر ۱۵۳۶ء میں اسے سرِ عام پابجولاں زندہ جلا دیا گیا۔ لیکن آج دنیائے عیسائیت میں اتنی رواداری پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اپنے بنیادی عقائد پر مشتمل آیات کو بھی متن سے خارج کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے یہ ایک تبدیلی مذہبی دنیا میں نہایت قابل تعریف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانے میں اناجیل اربعہ میں وہی باتیں رہ جائیں جو قرآن حکیم نے حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کی ہیں۔ نیو انگلش بائیبل کا عہد عتیق ابھی شائع نہیں ہوا۔ پروٹسٹنٹ دنیا اس کے لئے چشم براہ ہے"

(امروز ۷ مئی ۱۹۶۱ء)

نظارت بہشتی مقبرہ کا سالِ نو کا پروگرام

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ۶۲-۱۹۶۱ء دستمہ یکم مئی ۱۹۶۱ء سے شروع ہو چکا ہے اس سال نظارت بہشتی مقبرہ کے پروگرام میں مندرجہ ذیل تجاویز مدنظر رکھی جائیں گی۔ امراء وصدر صاحبان، سیکرٹری صاحبان مال اور وصایا مربی صاحبان اصلاح و ارشاد اور انسپکٹران بیت المال سے التماس ہے کہ وہ ان امور کو بروئے کار لانے کے لئے اپنی مساعی جمیلہ سے نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

۱۔ غیر موصی اصحاب کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے اپنے خطبات اور تقریروں اور اپنے دوروں اور انفرادی ملاقاتوں میں تحریک کرتے رہیں اور اس بات کو فراموش نہ فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے اپنے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء میں خصوصیت سے آپ کو موصیوں کی تعداد بڑھا کر سلسلہ کی مالی حالت کو زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کا یہ پیغام نظارت ہذا کی طرف سے آپ کی یاددہانی کے لئے وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہے گا

(۲) جو اصحاب چندہ عام باقاعدہ بالشرح ادا کر رہے ہیں ان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے خاص طور پر متواتر توجہ دلائی جائے کیونکہ ان کے لئے تھوڑی سی مزید قربانی کر کے اول درجہ کے مخلصین کی صف میں آکھڑا ہونا کچھ مشکل نہیں۔

(۳) صاحب ثروت اور صاحب جائیداد غیر موصی اصحاب کی طرف خاص طور پر توجہ کی جائے اور انہیں موصی بنایا جائے۔

(۴) ہر موصی اس بات کا عہد کرے کہ وہ اس نے اس سال ایک مخلص احمدی (مرد یا عورت) کی وصیت ضرور کروانی ہے۔

(۵) پرانے موصی اصحاب کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنے معیار وصیت میں اضافہ کریں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اموال کو زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔

(۶) حصہ آمد کے بقایادار موصی اصحاب سے (جنہوں نے ادائیگی بقایا کے لئے مجلس کارپرداز کی منظوری سے اقساط مقرر کی ہوئی ہیں) مقررہ اقساط کی وصولی کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ بعض اصحاب کو یہ شکایت ہے کہ مقامی سیکرٹری مال کی بروقت عدم وصولی کی وجہ سے وہ زیادہ بقایادار رہتے ہیں

(۷) وہ بقایادار جو نہ بقایا ادا کرتے ہیں اور نہ ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کر کے منظوری لیتے ہیں ان کو مقامی طور پر متنبہ کیا جائے کہ وہ بقایا صاف کرنے کے لئے ایک ماہ کے اندر اندر مناسب صورت اختیار کریں۔ باوجود اس کے اگر وہ توجہ نہ کریں تو مرکزی دفتر کو رپورٹ کی جائے۔ تا کہ ایسے لوگوں کی وصایا منسوخ کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔

(۸) وفات یافتہ بقایادار موصی اصحاب کے ورثاء سے مرحومین کے بقائے وصول کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ یہ بقائے اکثر بیشتر حصہ جائیداد پر مشتمل ہیں اور ورثاء کے مواعید کے مطابق ادا ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

حدیث رسولؐ

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو طلحہ سے یہ حدیث مروی ہے:۔

حدیث:۔ اعطوا المجالس حقھا قلنا وما حقھا قال غض البصر ورد السلام وحسن الکلام۔

ترجمہ:۔ مجالس کا حق ادا کرو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہؐ مجلس کا کیا حق ہے۔ فرمایا نظر نیچی رکھو۔ سلام کا جواب دو۔ اور اچھی بات کرو۔

راستوں پر بیٹھ کر اگر ہم نظر نیچی نہیں رکھتے آتے جاتے کو سلام نہیں کہتے اور مہذب اور شستہ گفتگو نہیں کرتے تو ہم مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ اور ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔

(شعبہ تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک گمنام خط کا جواب

دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک صاحب کا ۳ مئی کا لکھا ہوا خط ۴ مئی کو ملا ہے۔ جس میں دفتر کے خلاف ایک شکایت کا اظہار کر کے بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا ہے مگر صاحب فرستندہ خط نے اپنا نام لکھنے سے سہواً نہیں بلکہ ارادۃً گریز کیا ہے اور صرف "دعا گو" لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر جواب دیئے جانے کی خواہش کی ہے۔ دار الفضل ۹۰/۳ "سیاک شہر"۔

چونکہ صاحب خط نے اپنا نام مخفی رکھا ہے اور ہمارے علم میں پاکستان میں "سیاک شہر" بھی کوئی نہیں ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ خط کا جواب لینے کے لئے وہ اپنا نام لکھیں۔ اور یہ بھی تحریر فرما دیں کہ "سیاک شہر" کہاں اور کس ضلع میں واقع ہے۔ ورنہ گمنام خط کا جواب اور وہ اب بھی ایسے غیر معروف مقام پر دینے کے لئے دفتر ہذا پابند نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ (۱) میرے ماموں جان قاضی عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ (چنیوٹ ضلع جھنگ) سات ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور حرکت کرنے سے معذور ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے (۲) مکرم محترم ملک غلام محمد صاحب زرگر معلم اصلاح و ارشاد مقامی ٹھٹھہ سندرانہ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد زاہد متعلم جامعہ احمدیہ)

اسلام کے روشن ستارے

حضرت خبیبؓ بن عدی

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ

حضرت خبیبؓ بن عدی بن مالک بن عامر انصار کے اوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جنگ بدر میں بھی شریک تھے۔ حارث بن عامر کو انہوں نے ہی قتل کیا تھا۔ کینہ دشمن جب کھلے بندوں مقابلہ نہیں کر سکتا تو دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ بنو لحیان نے اپنے رئیس سفیان ہذلی کے قتل کے بدلہ کے لئے یہ سکیم بنائی کہ مسلمانوں کو دھوکے سے قتل کیا جائے چنانچہ انہوں نے عضل اور قارہ قبیلہ کو اس غرض کے لئے ساتھ ملایا اور انہیں کہا کہ تم کسی طرح مسلمانوں کو مدینہ سے باہر نکالو۔ پھر ہم ان پر چھپ کر حملہ کر دیں گے۔ چنانچہ ۴ھ ہجری میں عضل اور قارہ قبیلہ کا ایک وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہمارے قبیلے کے بہت سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ ہمارے ساتھ آپ کچھ ایسے آدمی روانہ فرمائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کرائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو عاصم بن ثابت کی قیادت میں ان کے ساتھ روانہ فرما دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ امیر مرثد بن ابی مرثد تھے۔ جب یہ وفد ھذیل قبیلہ کی آبادی کے قریب رجیع کے مقام پر پہنچا تو عضل اور قارہ قبیلہ نے سکیم کے ماتحت ہذیل قبیلہ کو جو کہ بنو لحیان کا ہی ایک حصہ ہیں خبر بھجوا دی۔ چنانچہ انہوں نے کو عسفان اور مکہ کے درمیان آلیا۔ اس واقعہ کو غزوۃ الرجیع یا سریہ مرثد بھی کہتے ہیں ھذیل قبیلہ کی جگہ کی نسبت سے اسے غزوۃ الرجیع کہتے ہیں اور مرثد کی امارت کے تعلق سے سریہ مرثد بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ ابن سعد نے مؤخر الذکر نام سے ہی عنوان قائم کیا ہے۔ ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی یہاں کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بئر معونہ کا واقعہ اور غزوۃ الرجیع کا واقعہ چونکہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی قسم کا واقعہ ہے۔ اسلئے بعض نے ان دونوں واقعات کو ایک ہی شمار کیا ہے حالانکہ بئر معونہ میں ستر قاری شہید ہوئے تھے۔ اور وہ رعل اور ذکوان قبیلہ سے متعلق ہے۔ جو بنی سلیم کے قبیلے تھے اور یہ تین ہجری کے اخیر میں ہوا ہے جبکہ غزوۃ الرجیع چار ہجری کے آغاز میں واقع ہوا ہے۔

بہرحال سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت بنو لحیان کے دو صد آدمی ان کے تعاقب میں روانہ ہوئے صحابہؓ کو پتہ چلا تو بعض ٹیلوں میں چھپ گئے ہذیل قبیلہ کی ایک عورت بکریاں چرا رہی تھی اس نے کھجور کی گٹھلیوں سے پہچان لیا کہ یہ گٹھلیاں مدینہ کی کھجوروں کی ہیں۔ کیونکہ یہ چھوٹی گٹھلی ہے۔ لہذا یہیں کہیں وہ چھپے بیٹھے ہیں چنانچہ اس نے قبیلہ کو آواز دے کر بلایا۔ ان دو صد آدمیوں نے جن میں سو تو تیر انداز تھا ٹیلہ کا احاطہ کر لیا مسلمانوں نے جب یہ حالت دیکھی تو مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ کفار نے جن کی تعداد دو صد کے قریب تھی آواز دی کہ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ ہم تم میں سے ایک آدمی کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ تم ٹیلہ سے نیچے اتر آؤ۔ حضرت عاصمؓ نے کہا کہ مجھے تو مشرک کے وعدہ پر اعتبار نہیں۔ میں تو نیچے نہیں اتروں گا چنانچہ انہوں نے مقابلہ کی ٹھان لی۔ اور مقابلہ کرتے ہوئے ان کے تیروں سے شہید ہو گئے۔

دس میں سے جب تین یعنی حضرت خبیب بن عدی، حضرت زید بن اثنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق زندہ رہ گئے تو پھر کفار نے کہا ہم وعدہ کرتے ہیں ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے تم نیچے اتر آؤ۔ چنانچہ تینوں ان کے عہد و پیمان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ جونہی یہ نیچے اترے مشرکین نے ان کی مشکیں کس دیں۔ حضرت عبداللہ بن طارق نے جب اس بدعہدی کو دیکھا تو کہا یہ پہلی عہد شکنی ہے۔ میں تو ہرگز ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا انہوں نے زد و کوب کیا، گھسیٹا۔ لیکن یہ اپنی جگہ سے نہ ہلے چنانچہ مشرکین نے انہیں قتل کر دیا۔ ان کی قبر مرالظہران کے مقام پر ہے۔ انہیں اسی جگہ قتل کیا گیا۔ اور باقی دو یعنی حضرت خبیبؓ بن عدی اور حضرت زید بن اثنہ کو اپنے ساتھ لے گئے۔

حضرت عاصمؓ نے بدر کے دن عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا۔ یہ وہ بدبخت تھا جسے حدیث بخاری میں اشقی القوم کے لقب سے پکارا گیا ہے یعنی قوم میں سب سے زیادہ بدبخت۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور کفار کھڑے تمسخر اڑا رہے تھے اور آنحضرتؐ سجدہ میں تھے تو انہوں نے کہا کہ فلاں کی اونٹنی نے آج ہی بچہ دیا ہے کوئی ہے جو اس کی بچہ دانی لائے اور اس پر ڈال دے۔ اس پر اس بدبخت نے اونٹنی کی بچہ دانی لاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈال دی۔ حضرت فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے یہ گند ہٹایا[1]۔ اسی طرح احد کے دن سلافہ بنت سعد بن شہید کے دو بیٹوں مسافع اور جلاس کو حضرت عاصمؓ نے قتل کیا تھا۔ اسلئے سلافہ نے نذر مانی ہوئی تھی کہ میں عاصمؓ کی کھوپڑی میں شراب پیونگی۔ چنانچہ اس نے حضرت عاصمؓ کا سر لینا چاہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے بھڑوں کے ایک چھتہ کے ذریعہ حضرت عاصمؓ کی لاش کی حفاظت کی اور سلافہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔

مکہ پہنچ کر حضرت خبیبؓ کو تو عقبہ بن حارث بن عامر نے خرید لیا تاکہ اپنے باپ حارث کے قتل کا بدلہ لے سکے۔ جو بدر کے دن خبیبؓ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حجیر بن ابی اہاب التمیمی نے خریدا تھا اور یہ حارث بن عامر کے حلیف تھے۔ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ چھ سات آدمیوں نے مل کر خریدا تھا۔ اور یہ سارے وہ تھے جن کے آباء بدر میں مارے گئے تھے[2] اور حضرت زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا تاکہ اپنے مقتولین کا بدلہ لے سکیں[3]

حضرت خبیبؓ کو بنو حارث نے خرید کر کچھ عرصہ ماریہ کے گھر میں قید رکھا۔ اور زینب بنت حارث کے سپرد ان کی نگرانی کی۔ شروع میں تو ان سے سلوک بھی برا کرتے رہے لیکن بالآخر ماریہ کے ہی توجہ دلانے پر ان سے کچھ بہتر سلوک کیا۔ ماریہ کہتی ہیں خدا کی قسم میں نے خبیب بن عدی سے بہتر کوئی بھی قیدی نہ دیکھا وہ ہماری قید میں تھا اور مکہ میں انگور کا موسم بھی نہ تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہاتھ میں انگور کا گچھا لے کر کھا رہا تھا یقیناً یہ خدائی رزق تھا جو اسے اللہ نے دیا تھا۔ ایک روایت میں ماریہ کے اسلام قبول کرنے کا بھی ذکر آتا ہے۔ حضرت خبیبؓ نے اسے تین باتوں کی تاکید کی تھی۔ ایک تو یہ کہ انہیں میٹھا پانی پینے کے لئے دیا کرے۔ دوسرے انہیں ایسی چیز ہرگز نہ کھلائی جائے جو بتوں کے نام پر ذبح کی ہو۔ تیسرے ان کے قتل سے پہلے انہیں اطلاع کر دیا۔

اسی قید خانہ میں ایک دن انہوں نے اپنے نگران سے استرا طلب کیا۔ استرا ان کے ہاتھ میں تھا کہ زینب کا بچہ کھیلتے کھیلتے ان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے بچہ کو پیار سے ران پر بٹھا لیا۔ بچے کی ماں کو کچھ دیر کے بعد خیال آیا تو دیکھا بچہ خبیبؓ کے پاس ہے اور ان کے ہاتھ میں استرا ہے۔ وہ شدید گھبرائیں۔ حضرت خبیبؓ نے ان پر گھبراہٹ کے آثار دیکھے تو فرمایا اتخشین ان اقتلہ۔ کیا تم ڈرتی ہو کہ میں اسے قتل کر دوں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے اخلاق سے یہ بعید ہے۔ ایک وہ ہیں کہ انہیں دھوکے سے قید کرتے ہیں۔ ان کے ساتھیوں کو دھوکے سے قتل کرتے ہیں ان کے قتل کی تیاری ہو رہی ہے ان کے ضابطہ اخلاق میں یہ سب روا ہے بلکہ وہاں کوئی ضابطہ تھا ہی کہاں۔ اور ایک یہ ہیں کہ فرمایا میرے اخلاق مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ خیر جب اشہر حرم گزر گئے تو انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر تنعیم کے مقام پر لے گئے۔ جب پھانسی دینے لگے تو حضرت خبیبؓ نے کہا دعونی اصلی رکعتین۔ مجھے دو رکعات نماز پڑھ لینے دو۔ سبحان اللہ۔ خبیبؓ کو پھانسی کے سایہ میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے میں کیا لطف آیا ہوگا شاید ایسے ہی مواقع کے لئے کسی نے کہا ہے ؎

وضو خوں سے نہ ہو جب تک نہیں ہوتا روا سجدہ
یہاں سر کٹ کے گرتا ہے تو ہوتا ہے روا سجدہ

(باقی)

[1] بخاری جزو ثانی باب ما لقی النبی صلعم من المشرکین
[2] اصابہ [3] فتح الباری باب غزوۃ الرجیع۔

امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے ضروری گذارش

جماعت کی آئندہ تبلیغی ضرورتوں کے پیش نظر امسال مجلس مشاورت میں یہ تجویز رکھی گئی تھی۔ کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائے۔ چنانچہ نمائندگان نے اس تجویز کو منظور کر لیا تھا۔ اور ساتھ ہی ایک بورڈ کا تقرر کیا تھا۔ جو ان وجوہات کو معلوم کرے جو جامعہ احمدیہ میں کثرت سے طالب علم داخل ہونے میں روک بن رہی ہیں۔ تاکہ ان موانع کو دور کیا جا سکے۔ مجلس مشاورت کے اس فیصلہ کے پیش نظر جملہ امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ اولاً وہ اپنی اپنی جماعتوں میں پوری کوشش کر کے جامعہ میں طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ دوسرے یہ کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی مفید تجویز جامعہ احمدیہ کے بارہ میں ہو اس سے بھی مطلع کریں۔ تاکہ جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے مناسب تجاویز بورڈ کے سامنے رکھی جا سکیں۔

—— (خاکسار وکیل التعلیم) ——

وصولی چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ سال رواں ادا کر دیا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید)

- مکرم مرزا داؤد احمد صاحب چارسدہ ۱۰-۰۰
- نذیر احمد شہاب الدین صاحب ظفرآباد لابینی ۷-۰۰
- فرمان علی صاحب " ۶-۷۵
- عبدالکریم قاسم علی صاحب " ۶-۵۰
- جمیل احمد صاحب " ۷-۰۰
- نظیر محمد صاحب " ۷-۵۰
- فیروز الدین صاحب " ۷-۵۰
- شہاب الدین صاحب " ۷-۰۰
- شاہ محمد صاحب " ۶-۵۰
- بشیر احمد صاحب مہاجر " ۷-۰۰
- مصاحب علی صاحب " ۷-۵۰
- عبدالکریم فرمان علی " ۷-۲۵
- عبداللہ صاحب " ۷-۰۰
- فضل کریم صاحب " ۷-۵۰
- بشیر احمد صاحب ججہ " ۱۳-۵۰
- چوہدری عزیز احمد صاحب " ۲۲-۰۰
- چوہدری غلام احمد صاحب " ۱۵-۰۰
- عبدالرحمٰن صاحب " ۷-۰۰
- وزیر محمد صاحب " ۷-۰۰
- مقبول احمد صاحب " ۹-۰۰
- چراغ الدین صاحب " ۷-۵۰
- منشی شریف احمد صاحب " ۷-۵۰
- دوست محمد صاحب " ۷-۵۰
- عبدالرحیم صاحب " ۷-۰۰
- عبدالحمید صاحب " ۱۰-۵۰
- ثناءاللہ صاحب " ۷-۵۰
- امان اللہ صاحب " ۷-۵۰
- خوشی محمد صاحب ۶-۵۰
- استانی کنیز فاطمہ صاحبہ گرلز سکول ربوہ ۶-۰۰
- چوہدری سراج الدین صاحب ظفرآباد لابینی ۸-۵۰
- منشی غلام احمد صاحب " ۱۱-۰۰
- مکرم محمد فضل حسین صاحب معلم کلر کہار ۶-۰۰
- محمد حسین صاحب " ۶-۰۰
- نور حسین صاحب " ۶-۰۰
- غلام نبی صاحب " ۶-۰۰
- محمد شریف صاحب مجاہد معلم " ۶-۰۰
- چوہدری منظور احمد صاحب قائد آباد (تنخواہ معلم) ۵-۰۰
- محمد قاسم صاحب ڈھوداں سوہاوا گجرانوالہ ۶-۰۰
- چوہدری اقبال سعید صاحب چک ۳۵۴ لائلپور ۶-۰۰
- چوہدری دوست محمد صاحب " ۶-۰۰
- چوہدری عبدالرحمٰن محبوب الرحمٰن چک ۸۸ لائلپور ۶-۰۰
- بیگم ڈاکٹر عبدالسلام لجنہ حیدرآباد ۶-۰۰
- فرخندہ اختر صاحبہ " ۶-۰۰
- زہرہ بیگم صاحبہ " ۶-۱۲
- بیگم اقبال صاحب اودیسیر " ۶-۰۰
- سیالکوٹ چھاؤنی (بلا تفصیل) ۹-۰۰
- عبدالوہاب صاحب چک ۸۹ رتن لائلپور ۶-۷۵
- محمد عبداللہ صاحب " ۶-۷۵
- محمد بخش صاحب " ۶-۵۰
- ملک محمد اعظم صاحب بھوچال کلاں ۶-۰۰
- برکت بی بی صاحبہ تلونڈی جھنگلاں ۶-۰۰
- غلام نبی صاحب رحمٰن پور ڈیرہ غازی خان ۶-۰۰
- لفٹیننٹ سردار نذر حسین صاحب چک ۱۰۰ سودال ۱۳-۰۰
- بشیر احمد صاحب گگو ۲-۰۰
- استانی مختار بیگم صاحبہ گرلز سکول ربوہ ۷-۰۰

پاکستان فاؤنڈیشن سکالرشپس

قرضِ حسنہ کے طریق پر ۲۷۵ وظائف برائے ٹیکنیکل تعلیم۔ شرائط: طلبہ ٹیکنیکل ہائی سکولز، ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز، پالی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس دیہاتی ٹیکنکس۔ دیگر امیدواران کی درخواستوں پر اس وقت غور ہوگا جب وہ ٹیکنیکل اداروں میں داخل ہوں گے۔

وظائف کی رقوم آسان اقساط میں اس وقت قابل واپسی ہوں گی جب وظیفہ خوار بعد تکمیل ٹریننگ ملازم ہو جائے۔ امیدواران و طلبہ ٹیکنیکل ہائی سکولز، ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز کی درخواستیں ۳۰/۶ تک اور امیدواران و طلبہ پالی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس دیہاتی ٹیکنکس کی درخواستیں ۳۱/۷ تک بنام سیکرٹری پاکستان فاؤنڈیشن کراچی۔ فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر سیکرٹری پاکستان فاؤنڈیشن فرم چیمبرس ڈنولی روڈ کراچی ۲ سے طلب ہو۔ (اپ ریٹ ۱۴/۵)

پروبیشنری آفیسرس

ابتدائی تنخواہ بمعہ الاؤنس ۲۵۰/- شرائط بی اے یا بی کام۔ درخواست بشمول اسنادات بنام جنرل مینجر لاہور کمرشل بنک لمیٹڈ بنک مینشن ۳۰ نپیئر روڈ بنک سکوئیر بالمقابل ٹیلیفون ایکسچینج لاہور (اپ ریٹ ۱۲/۵/۶۱) (ناظر تعلیم ربوہ)

کامیاب طلبا اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو کامیابی بخشی ہے۔ ان کی خدمت میں تہہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

کامیاب ہونے والوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ایسے خوشی کے موقعوں پر بطور شکرانہ مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں کچھ نہ کچھ ضرور دینے کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں دو فوائد ہوں گے۔

اول - اظہار تشکر   دوم - صدقہ جاریہ

اس وقت جو فنڈ جمع ہوگا۔ وہ مساجد ممالک بیرون کی تعمیل پر خرچ ہوگا۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مستورات کی وصایا

مردوں اور عورتوں کی وصایا منظوری سے پہلے قاعدہ کے مطابق دو اخبارات میں صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنا اعتراض محکمہ کو دفتر میں بھجوا دیں۔ یہ وصایا الفضل کے علاوہ اس وقت تک رسالہ ماہنامہ خالد میں بھی شائع ہو رہی ہیں۔ مگر اب مستورات کی وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی خواتین کی خواہش پر الفضل کے علاوہ بجائے رسالہ خالد کے ان کے اپنے رسالہ مصباح میں شائع کی جایا کریں گی البتہ الفضل میں مردوں اور عورتوں کی وصایا کی اشاعت حسب سابق ہوتی رہے گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- ۲۰۶ - مکرم جناب نثار احمد صاحب پشاور شہر (از احباب جماعت) ۳۷-۰۰
- ۲۰۷ - مکرم حاجی محمد سلطان صاحب کنری سندھ ۵۰-۰۰
- ۲۰۸ - " جناب نذیر احمد صاحب دیہہ چک ۲۱ سکرنڈ (سندھ) ۵۶-۸۹
- ۲۰۹ - " چوہدری مبارک علی صاحب " " ۵۰-۰۰
- ۲۱۰ - " چوہدری برکت علی صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات ۱۰-۰۰
- ۲۱۱ - " فضل ٹرانسپورٹ کمپنی پتوکی ضلع لاہور ۱۳۲-۹۶
- ۲۱۲ - " شیخ نذیر احمد صاحب گوجرانوالہ شہر ۱۵-۰۰
- ۲۱۳ - احباب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان ۵۷-۱۲
- ۲۱۴ - مکرم قریشی فضل حق صاحب ربوہ (از دوکانداران گولبازار) ۳۲-۳۷
- ۲۱۵ " صوبیدار حمید احمد صاحب بڈیارہ ضلع لاہور ۳۵-۰۰
- ۲۱۶ " ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۱۰-۰۰
- ۲۱۷ " جناب فضل حق صاحب مسن باڈہ سندھ ۱۰-۰۰
- ۲۱۸ " ڈاکٹر کریم اللہ صاحب چک ۳۲۷/H.R فورٹ عباس (از احباب جماعت) ۲۳-۰۰
- ۲۱۹ " شیخ محمد حنیف صاحب بھوانہ بازار لائلپور شہر ۱۰-۰۰
- ۲۲۰ " محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد خان صاحب مرحوم دوالمیال ۱۰-۰۰
- ۲۲۱ " محترمہ مظفر بیگم صاحبہ ہمشیرہ مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ربوہ ۱۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامیٹی حال کراچی کی صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ ایم بی بی ایس کا نکاح برادرم نعیم احمد خان صاحب ایم ایس سی ابن مولوی عبدالجلیل خان صاحب آف بہار کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرمی عبدالمالک خان صاحب نے احمدیہ ہال میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔ (عبدالسلام اختر ایم اے ربوہ)

پیدائش کے وقت ہر سال چار لاکھ بچے اور ساڑھے اکیس ہزار عورتیں ہلاک ہو جاتی ہیں

بہبود زچہ و بچہ کی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر مسز اعوان کا بیان

لاہور ۱۸ مئی۔ بہبود زچہ و بچہ کی ملکی تنظیم کی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر مسز اے کے اعوان نے یہاں صحافیوں سے گفتگو کے دوران بتایا کہ پاکستان میں ہر سال چار لاکھ بچے اور اکیس ہزار چھ سو حاملہ خواتین لقمہ اجل بن جاتی ہیں۔ آپ نے کہا زچہ و بچہ کی دیکھ بھال اور طبی امداد کے لئے لاہور میں چھ سنٹر کھولے جائیں گے۔ آبادی کے لحاظ سے یہیں کم سے کم ساٹھ ہیلتھ سنٹر درکار ہیں۔ سردست یہاں تیرہ سنٹر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اے کے اعوان نے کہا "یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ خواتین کی بعض محرومیاں ہمارے معاشرہ کے مختلف طبقوں کو متوجہ نہیں کر سکیں۔ شہری علاقوں میں میڈیکل سائنس کی تمام تر سہولتوں کے باوجود نوزائیدگان اور زچگان کی موت کے واقعات دیہات کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کے کئی وجوہ ہیں مگر سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاملہ خواتین کو حفظ ماتقدم کے طور پر طبی امداد اور مشورے میسر نہیں آتے بیشتر خاندانوں کی اقتصادی حالت زچہ اور بچہ کی پوری طرح دیکھ بھال اور اچھی خوراک میں مانع ہوتی ہے۔ آپ نے کہا اگر دس ہزار کی آبادی کے لئے ایک ہیلتھ سنٹر قائم کر دیا جائے تو پیدائش سے سکول جانے کی عمر تک بچوں کی دیکھ بھال ممکن ہو گی۔

مسز اعوان نے بتایا کہ میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن نمونہ کے طور پر یہاں اس کام کا آغاز کرے گی چھ ہیلتھ سنٹروں کا سٹاف حاملہ خواتین کے معاشرتی مسائل حل کرنے میں بھی مشورے دے گا۔ ہر ہیلتھ سنٹر پر سالانہ خرچ کا تخمینہ دس ہزار ہے۔ لاہور میں اس وقت صرف تیرہ ہیلتھ سنٹر ہیں۔

پریس کانفرنس سے ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے بھی بعد ازاں خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے یہاں مغربی ملکوں کے مقابلہ میں بچوں کی چھ گنا اور زچہ کی پانچ گنا زیادہ اموات ہوتی ہیں۔ اگر یہاں زچہ اور بچہ کو مناسب طبی امداد اور دیکھ بھال میسر آ جائے تو پچیس فیصد انسانی جانیں اس طرح ضائع ہونے سے بچائی جا سکتی ہیں۔

بھارت کے وزیروں کی تنخواہیں

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ آجکل بھارتی کابینہ کا ایک وزیر سرکاری خزانے پر جتنا بوجھ ڈالتا ہے۔ وہ اس خرچ سے کہیں زیادہ ہے جو آزادی سے قبل وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ایک رکن سرکاری خزانے پر ڈالتا تھا۔ یہ انکشاف بھارتی آڈیٹر جنرل کی رپورٹ میں کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی کابینہ کے وزیر پر قریباً چھ ہزار روپے ماہانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ہر رکن پر قریباً ساڑھے پانچ ہزار روپے ماہانہ خرچ ہوتا تھا اور اس رقم پر انکم ٹیکس بھی لگتا تھا

پولیس کمیشن کی رپورٹ

لاہور ۱۸ مئی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت کو پولیس کمیشن کی رپورٹ ۱۹ مئی کو پیش کی جائے گی۔ یہ رپورٹ ڈیڑھ سال کے مذاکرات کے بعد مکمل ہوئی ہے۔ آج اسمبلی چیمبر میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس سر جارج کانسٹنٹائن اور کمیشن کے دوسرے ارکان نے رپورٹ پر دستخط کئے۔

یاد رہے حکومت پاکستان نے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کو پولیس کمیشن مقرر کیا تھا۔ کمیشن کو یہ معلوم کرنا تھا کہ آیا اس وقت پولیس فورس تعداد اور کوالٹی کے لحاظ سے کافی ہے۔ اور وہ ملک کے عوام کے بارے میں اپنے فرائض پوری طرح بجا لانے کی اہل ہے یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی تعداد میں مناسب اضافہ تربیت اور دوسرا سامان مہیا کرنے کی غرض سے کون کون سی تبدیلیاں عمل میں لائی جانی چاہئیں۔ کمیشن کو اس سوال کا بھی مطالعہ کرنا تھا کہ آیا پولیس فورس ملک میں امن و امان قائم رکھنے اور جرائم کی روک تھام اور تفتیش کی پوری اہمیت رکھتی ہے اور جرائم کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے

اسی طرح کمیشن کو ان مشکلات کا جائزہ بھی لینا تھا جو انسداد رشوت ستانی کے اداروں کو درپیش ہیں۔ کمیشن کو ان اداروں کی اہلیت کار کو بہتر بنانے اور انہیں زیادہ مستعد بنانے کے اقدامات تجویز کرنا تھا۔

مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد

لاہور ۱۸ مئی۔ پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن کی چیف کمشنر بیگم جی اے خان نے ایسوسی ایشن کی طرف سے پانچ ہزار چھ سو روپے کا چیک مشرقی پاکستان کے امدادی فنڈ کے لئے بھیجا ہے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ترقی دیہات کی اکیڈمیاں قائم رہیں گی مرکزی حکومت کا فیصلہ

محکمہ کے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھی ختم نہیں کئے جائیں گے

لاہور ۱۸ مئی۔ صوبائی دار الحکومت میں موصول شدہ اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے دونوں صوبوں میں محکمہ ترقی دیہات کا محکمہ ختم ہونے کے بعد ترقی دیہات کی اکیڈمیاں بدستور قائم رہیں گی بلکہ ان کے دائرہ کار میں توسیع کرنے کی کوشش ہو گی

مرکز کے متعدد حکام نے یہ فیصلہ راولپنڈی میں منعقدہ ایک میٹنگ میں کیا۔ اس میٹنگ کی صدارت مرکزی محکمہ زراعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر مشتاق احمد چیمہ نے کی اور اس میں دوسرے مرکزی و صوبائی اعلیٰ حکام کے علاوہ پشاور اکیڈمی کے ڈائرکٹر راجہ محمد افضل خان اور کومیلا اکیڈمی (مشرقی پاکستان) کے ڈائرکٹر مسٹر حمید خان نے شرکت کی۔

ان افسروں نے حکومت کی موجودہ پالیسی کے پیش نظر طے کیا ہے کہ آئندہ ان دونوں اکیڈمیز میں افسروں کی ٹریننگ کے دوران دیہاتی علاقوں کی اقتصادی ترقی کے نصب العین پر زیادہ توجہ دی جائے۔ کیونکہ عام رائے یہ ہے کہ اگر دیہاتی عوام کی اقتصادی پسماندگی کا کچھ علاج ہو جائے تو ان کی معاشرتی و ثقافتی ترقی کا مسئلہ از خود حل ہو جائے گا چنانچہ اس نئے پروگرام کے مطابق آئندہ ان تربیتی اداروں میں مجوزہ زرعی کارپوریشن صوبائی محکمہ زراعت اور دوسرے فلاحی محکموں کے حکام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں گے۔ تاہم ابھی یہ طے نہیں ہوا کہ آئندہ یہ اکیڈمیاں مرکزی محکمہ زراعت کے ماتحت کام کریں گی وہ بدستور مرکزی ٹریننگ اینڈ ٹریبونل سے رہنمائی حاصل کریں گی۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ اعلیٰ افسروں کی اس میٹنگ میں باقاعدہ طور پر یہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ محکمہ ترقی دیہات کی چھوٹے درجہ کی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس بدستور قائم رہیں گی ان میں سے بیشتر انسٹی ٹیوٹس صوبائی محکمہ زراعت کے سپرد ہوں گی اور باقی غالباً محکمہ امداد باہمی کے حوالے کی جائیں گی کیونکہ یہ دونوں محکمے اپنے ماتحت ملازمین کی جدید ٹریننگ کا وسیع پیمانہ پر انتظام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مغربی پاکستان میں انسٹی ٹیوٹس تعداد چھ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ان تربیتی اداروں میں نئے انتظام کے تحت زرعی و امداد باہمی کے کارکنوں کی تربیت کا کام جولائی ۱۹۶۱ء میں شروع ہو گا۔ جب کہ دونوں صوبوں میں زرعی ترقیاتی کارپوریشنیں قائم ہو چکی ہوں گی ان کارپوریشنوں کے قیام کے لئے مرکزی آرڈیننس کے مسودہ کی ترتیب ہفتہ عشرہ میں مکمل ہو جائے گی۔ اور پھر جون میں اسے نافذ کر دیا جائے گا۔ دریں اثنا ان کارپوریشنوں کے اعلیٰ عملہ کے انتخاب کی کارروائی جاری ہے۔ مرکزی حکومت نے دو تین ہفتے قبل مغربی پاکستان کی کارپوریشن کے چیئرمین کا عہدہ صوبائی حکومت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر ایم۔ ایم احمد کو پیش کیا تھا مگر انہوں نے یہ ذمہ داری سنبھالنے سے معذوری ظاہر کی ہے اسلئے اب اس سلسلہ میں صوبائی کمشنر ترقیات مسٹر ایس آئی حق سے کہا جا رہا ہے

درخواست دعا

برادرم مکرم عبد الماجد خان صاحب مکینیکل انجینئر بغرض مزید تعلیم کے محکمہ کی طرف سے یورپ جا رہے ہیں۔ مورخہ ۲۳ مئی کو کراچی سے بذریعہ طیارہ روانگی ہو گی۔ احباب کرام ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر ساعت اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ نیز ہمارے ایک بھائی مکرم عبد المنان خان صاحب بی ایس سی مکینیکل انجینئر ایم۔ ایس۔ سی کی تعلیم کے لئے لیوپول گئے ہوئے ہیں انکی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے ہمارے والد محترم شیخ عبد المالک صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت راولپنڈی جہلم اور لاہور کمزوری کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ اللہم آمین

(احقر عبد المتین خان عامر متعلم انجینئرنگ کالج لاہور)

نوٹ:۔ باہر جانیکی خوشی میں انہوں نے دو مستحقین اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ مینیجر

کشمیر سے دستبردار ہونیکی صورت میں ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا

(پنڈت نہرو)

کراچی ۱۹ مئی پنڈت نہرو نے کراچی کے ایک صحافی کو بتایا کہ ہمیں اپنے آئین نے جکڑ رکھا ہے کشمیر کا مسئلہ چھیڑنے پر ہمیں اپنے آئین میں بڑی تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ آپ جانتے ہیں کہ بیروباڑی کے چھوٹے سے علاقہ پر یہاں کتنی ایجی ٹیشن ہوئی ہے۔ آئینی تبدیلی کوئی آسان معاملہ نہیں ہوتی آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کشمیر کا وسیع رقبہ پاکستان کے حوالہ کرنے پر ہمیں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کراچی کے انگریزی ماہنامہ "ویژن" کے ایڈیٹر سے انٹرویو کے دوران پنڈت نہرو نے کشمیر اور پاک ہند تعلقات کے دوسرے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پنڈت نہرو سے جو سوالات پوچھے گئے اور انہوں نے جو جواب دئے اس کی تفصیل یہ ہے:-

سوال:- صدر ایوب نے کہا ہے کہ ان کی حکومت استصواب کے علاوہ تصفیہ کشمیر کے کسی اور حل پر بھی غور کرنے کو تیار ہے کیا ان کے ذہن میں مسئلہ کشمیر کا کوئی اور حل بھی ہے؟

جواب:- یہ مبہم سا بیان ہے جب تک کوئی خاص نکتہ سامنے نہ ہو اس کے متعلق کچھ کہنا محال ہے ویسے ہمیں ہر حل پر غور کرنا ہوگا۔

سوال:- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنا صدر ایوب خان کا کام ہے؟

جواب:- اس لئے کہ اس مسئلہ کا ذکر اب صدر ایوب خان نے کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں کوئی حل ہو میرے ذہن میں تو مسئلہ کشمیر کا کوئی ایسا حل نہیں ہے جس سے نہ تو نئے مسائل پیدا ہوں اور نہ ہی کوئی اکھاڑ پچھاڑ ہو جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں اپنے آئین نے جکڑ رکھا ہے کشمیر کے کسی نئے حل کی صورت میں ہمیں اپنے آئین میں دور رس تبدیلیاں کرنا ہونگی آپ دیکھیں کہ بیروباڑی کے چھوٹے سے علاقہ کے لئے یہاں کتنی ایجی ٹیشن ہوئی ہے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر کشمیر کا اتنا وسیع رقبہ پاکستان کو مل جائے تو ہمیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

سال ۱۹۶۱ء-۶۲ء میں جس کی مدت ۳۰ جون ۱۹۶۲ء کو ختم ہوگی درج ذیل ٹھیکہ کے لئے پرسنیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر بموجب ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں۔ جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بسر عام کھولے جائیں گے۔

کام

کام	زر بیعانہ جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
(ا) سب ڈویژن نمبر ۴/ وزیر آباد میں عمارتی سامان ماسوا اینٹوں کی فراہمی۔	۵۰۰/- روپے
(ب) سب ڈویژن نمبر ۶/ لائلپور میں عمارتی سامان ماسوا اینٹوں کی فراہمی۔	۵۰۰/- روپے
(ج) وزیر آباد یا گوجرانوالہ کارنگی یپ فونڈری ریت کی فراہمی جو ٹرکوں میں لدی ہوئی ہونی چاہئے۔	۵۰۰/- روپے فلیٹ ریٹ

(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے نام ۲۹ مئی ۱۹۶۱ء تک ٹنڈر دینے سے قبل ہی درج کرا لیں۔

(۳) مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کسی بھی کام کے دن زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ٹھیکیداروں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ ۲۹ مئی ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہئے کہ وہ نرخ پورے روپوں میں تحریر کریں۔ کسر والے نرخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

(۴) فراہمی کے ہر ٹھیکہ کو علیحدہ علیحدہ پرسنیج ریٹ تحریر کرنا چاہئے اور درج بالا (ا) و (ب) کے لئے فراہمی کے سٹیشن پر کسی سامان کی ویگنوں میں لدائی کے لئے ایک پرسنیج ریٹ تحریر کیا جانا چاہئے۔ پی ڈبلیو ریلوے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس سے زائد اور دو نیچے لیڈ اور لفٹ ادا نہیں کئے جائیں گے۔ فونڈری ریت وزیر آباد یا گوجرانوالہ یا کامونکی میں ویگنوں میں باقاعدہ لدی ہوئی کے لئے فلیٹ ریٹ تحریر کیا جانا چاہئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

لیڈر بقیہ ۲

نہ نکلا اور وہ تمام عمر منافقانہ رویہ اختیار کئے رہا اور جب اس کو موقع ملتا وہ اسلام پر وار کرنے سے نہ چوکتا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جاننے کے ہمیشہ اغماض فرماتے رہے۔ اور عبداللہ بن ابی اور آپ کی پارٹی کے لوگوں کو جو منافق تھے برداشت کرتے رہے یہ ایک راز آشکار الفا اور جب وہ لوگ اسلام کو واقعی کوئی ٹھوس نقصان پہنچانے کی سازش کرتے اللہ تعالےٰ کوئی ایسی صورت کر دیتا کہ وہ ناکام ہوتے۔ چنانچہ ایک جنگ کے دوران میں یہ رئیس المنافقین انصار کو مہاجرین کے خلاف بھڑکاتے ہیں یہاں تک کامیاب ہو گیا کہ دونوں طرف تلواریں میانوں سے نکل آئیں تاہم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اس فتنہ کو فوراً فرو کر دیا لیکن عبداللہ بن ابی کو جو اس فتنے کا بانی تھا کچھ نہ کہا۔ عبداللہ بن ابی نے یہاں تک کہدیا کہ مدینہ پہنچنے پر "سب سے معزز شخص سب سے ذلیل شخص کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا۔" سب سے معزز شخص سے اس کی اپنی ذات مراد تھی اور سب سے ذلیل شخص سے (نعوذ باللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ تھا۔ آپ نے اس کے متعلق اطلاع پہنچنے پر بھی کوئی اقدام نہ کیا۔ اور عبداللہ کی بات کو نظر انداز کر دیا۔ مگر عبداللہ کا بیٹا جو مخلص مسلمان تھا اس کو برداشت نہ کر سکا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر درخواست کی کہ اس کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے باپ کا سر اڑا دے اس پر اس رحیم و کریم ذات نے اجازت نہ دی لہذا وہ اس وقت تو ٹل گیا مگر باپ کے خلاف غصہ اس کے دل سے نہ نکلا۔ چنانچہ جب مسلمانوں کا لشکر مدینہ میں داخل ہو رہا تھا تو عبداللہ کا یہ بیٹا دروازہ پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا اور جب اس کا باپ گذرنے لگا تو اس نے اس کو روک لیا۔ اور کہا کہ یا تو اپنی زبان سے یہ لفظ کہو کہ "حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے معزز انسان ہیں اور میں سب سے ذلیل انسان ہوں" ورنہ میرے ہاتھ سے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ناچار عبداللہ کو اپنے بیٹے کی بات ماننی پڑی اور اس نے اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کر دئے۔

الغرض عبداللہ بن ابی بہت بڑا منافق تھا اس نے بارہا مسلمانوں میں فتنے اٹھانے کی کوشش کی مگر ہمیشہ اسکو ناکامی ہوتی رہی۔ اس سے واضح ہے کہ الٰہی جماعتوں میں بھی منافق شامل ہو جاتے ہیں جو اندر سے جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تاہم اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی کوششوں کو ناکام بنا دیتا ہے اور ان کا منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہنا کسی کو دھوکا نہیں دیتا مگر خود وہی دھوکا کھاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر پھوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دشمنوں سے سازباز کرتے ہیں مگر ان کی تمام تدبیریں اکارت جاتی ہیں اور الٰہی جماعت ان کی کوششوں کے علی الرغم دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

منافق اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور جب اسکو موقع ملتا ہے وہ کھل کر مخالفت کرتا ہے اور ایسی صورت میں وہ علی الاعلان دشمنانِ حق سے بھی جا ملتا ہے مگر پھر بھی ناکامی کا منہ دیکھتا ہے +